روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۲۲۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۷ سوموار ۱۸- شعبان ۱۴۱۴ھ ‘ ۳۱- صلح ۱۳۷۳ ہش ‘ ۳۱- جنوری ۱۹۹۴ء

گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے

یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آسکتے۔ اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہو گا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

(حضرت مسیح موعود۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرمائے)

احباب جماعت بغیر تحریک کے زبردست ناقابل بیان مالی قربانی پیش کر رہے ہیں

عورتوں کی قربانی حیرت انگیز ہے۔ یہ تیسری بار ہے کہ عورتیں اپنے زیورات پیش کر رہی ہیں

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۲۵ جنوری ۱۹۹۴ء کو بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۲۵- جنوری ۱۹۹۴ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام میں تشریف لائے اور سلام کے بعد فرمایا‘ ماشاء اللہ بکثرت اللہ کے فضل کے ساتھ مختلف ملکوں سے مبارک بادیں اور تحائف بھی موصول ہو رہے ہیں۔ دوست بہت قربانیوں کے مظاہرے کر رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا عورتوں کی قربانیاں حیرت انگیز ہیں۔ پہلے بھی ایک بار تحریک کی گئی تھی تو عورتوں نے اپنے زیورات بڑے اخلاص سے پیش کر دیئے تھے۔ دوسری دفعہ پھر کوئی تحریک ہوئی تو عورتوں نے اپنے زیورات پیش کئے اب پھر سب کچھ جو بچا تھا اٹھا کے اللہ کی راہ میں دے دیا ہے۔ اس جماعت کے ساتھ کون مقابلہ کر سکتا ہے جو حکومتوں کے پیسہ پر پلتا ہو۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس نے ایمان والوں کی جانیں اور مال خرید لئے ہیں اور اس کے بدلے میں انہیں جنت کی بشارت دی ہے۔ جس طرح جماعت احمدیہ کے افراد جانیں اور مال پیش کرتے ہیں اس کی کوئی مثال دنیا میں کہیں نہیں ہے جو مقابلہ کرتے ہیں کرتے رہیں ہم تو قرآن کریم کے طریق پر چلیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جس طرح بغیر کسی تحریک کے احباب جماعت نے روپیہ نچھاور کیا ہے وہ ناقابل یقین ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال میں برکت ڈالے۔ اور برکت ڈال رہا ہے۔ جماعت کے افراد اپنے وقت کی جس طرح قربانی کرتے ہیں ہمارے جرمن احمدی راشد صاحب یہاں لندن میں آئے تو احمدیوں کو کام کرتا دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ کہنے لگے کہ ہم سمجھتے تھے کہ جرمنوں کو کام کا سلیقہ ہے۔ مگر یہاں احمدیوں کو دن رات کام کرتے دیکھ کر میری عقل حیران رہ گئی۔ اپنے دوسرے کاموں سے فارغ ہو کر سیدھا یہاں پہنچتے ہیں اور رات گئے تک لڑکے اور لڑکیاں کام میں لگے رہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا یہ اللہ کا احسان ہے۔ کہ اس نے ہمیں کام کی توفیق دی ہے۔ آپ دعاؤں سے ان کی مدد کریں۔ جب اللہ کے فضل نازل ہوتے ہیں تو حاسدانہ کوششیں بھی شروع ہو جاتی ہیں۔ ہمارے پاس تو کوئی طاقت نہیں۔ اللہ ہی ہے جو ان کے حسد کی آگ کو ٹھنڈا کرے اس لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں۔ عاجزی سے دعائیں کرنا اپنے اوپر لازم کر لیں۔ ورنہ انسان بعض اوقات بہک جاتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ شاید یہ سارا کام وہ اپنے زور بازو سے کر رہا ہے۔ جہاں یہ شیطانی خیال دل میں داخل ہوا ساری برکتیں جاتی رہتی ہیں۔ اس لئے حمد و ثناء کے گیت گاتے ہوئے اللہ کے فضل حاصل کریں۔ خوشی کا اظہار اس رنگ میں کریں کہ رکوع اور سجدے کی حالت میں یہ اظہار ہو۔

اس کے بعد حضور نے مکرم انور ندیم علوی صاحب نواب شاہ سندھ (حال ربوہ) کی نظم سنوائی۔ حضور نے فرمایا پہلے یہ شاید حیدر آباد میں ہوتے تھے۔ خیر جہاں بھی ہوں اللہ انہیں خوش رکھے انہوں نے چند اشعار بھجوائے ہیں۔ اس کا مطلع یہ ہے۔

نیا انداز درشن ہو مبارک اے مرے پیارے
خدا نے تم کو منزل دی عدو ہیں راہ میں ہارے

ان کی نظم کا ایک اور شعر یہ ہے

جلایا ہے خدا نے جو دیا خود اپنے ہاتھوں سے
بجھا نہ پاؤ گے اس کو لگا لو زور تم سارے

اس کے بعد پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے آج کا سوال بیان کیا کہ ضیاء الحق کی حکومت نے احمدیوں کے خلاف جو وائٹ پیپر شائع کیا تھا اس میں ایک الزام یہ لگایا تھا کہ قادیانی یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ان کا خدا‘ قرآن‘ روزے وغیرہ فی الحقیقت سب الگ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کا تفصیلی جواب عنایت فرمایا اور فرمایا کہ بہت سے لوگوں کو فی الحقیقت یہ غلط فہمی ہے حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ اللہ اس حکومت کے نمائندے کو جن نے یہ وائٹ پیپر لکھا عقل دے۔ اس نے اصل حوالہ ہی نہیں دیکھا ورنہ بات ظاہر ہو جاتی۔ یہ طرز بیان ہے کہ تم اصل دین کو چھوڑ بیٹھے ہو‘ خدا کا تصور‘ قرآن کے

باقی صفحہ ۸ پر

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نصیرہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مرحوم سابق مربی بخارا ۲۸- جنوری ۹۴ء کو ۸۷ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئیں۔

ان کے صاحبزادگان ملک سلیم احمد ناصر۔ ملک نعیم احمد اور ملک کریم احمد ظفران کی میت لاہور سے ربوہ لیکر آئے اور ۲۹- جنوری بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ موصیہ تھیں۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مرحومہ نے تین بیٹوں کے علاوہ تین بیٹیاں طاہرہ سمیع صاحبہ‘ طیبہ صاحبہ اور قدسیہ صاحبہ‘ نیز متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

○ مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب ۲- جنوری ۹۴ء کو قضائے الٰہی سے کراچی میں وفات پا گئے۔ آپ نے خدا کے فضل سے تقریباً ۹۵ سال عمر پائی۔ آپ محترم شیخ عطا محمد صاحب رفیق بانی سلسلہ (جو کہ علامہ اقبال کے بڑے بھائی تھے) کے صاحبزادے تھے۔ آپ جماعت احمدیہ کے نہایت مخلص اور مستعد فرد تھے۔ آپ کی تمام زندگی اعلیٰ اخلاق اور کردار کا نمونہ تھی۔ آپ سروس کے دوران ہندوستان اور پاکستان میں ممتاز سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں غیر از جماعت اصحاب نے بھی شرکت کی۔ آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان کراچی میں ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۳۱ / صلح ۱۳۷۳ ہش — ۳۱ / جنوری ۱۹۹۴ء

شرک اور محرومی

اللہ تعالیٰ شرک کو ناپسند کرتا ہے بلکہ اتنا ناپسند کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں شرک کے گناہ کو معاف ہی نہیں کروں گا۔ گویا کہ سب سے بڑا گناہ شرک ہے اور سب سے بڑا بھی اور جیسے دوسرے گناہ معاف ہو سکتے ہیں یہ بھی معاف ہو جانا چاہئے لیکن یہ سب سے بڑا ہی نہیں بلکہ ایسا قبیح گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف ہی نہیں کرتا۔ اس کا ایک پہلو تو ہمیشہ سامنے رہتا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا اللہ تعالیٰ کی گستاخی ہے لیکن اس کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لئے شرک پسند نہیں کرتا بلکہ یہ بات انسان کے مفاد میں ہے کہ وہ شرک کو پسند نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے اور اس کا رب ہے۔ اس کی ربوبیت کے تمام سامان مہیا کرتا ہے۔ اس کی تمام ضرورتیں فراہم کرتا ہے۔ کچھ مانگنے پر اور کچھ بن مانگے بھی۔ اگر انسان شرک کرے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ مطلب براری کسی اور سے چاہتا ہے اگر اللہ تعالیٰ انسان کی پرواہ نہ کرے تو وہ کہے چلو مجھے کیا مانگتا پھرے جس سے مانگتا ہے مجھے پتہ ہے کہ میرے سوا اور کوئی اسے کچھ دے ہی نہیں سکتا۔ محروم رہتا ہے تو رہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے اللہ تعالیٰ انسان کو دینا چاہتا ہے اور اس لئے وہ انسان کو اس طرف جانے نہیں دینا چاہتا جہاں سے اسے محرومی کے سوا کچھ نہیں مل سکتا۔ آخر انسان جسے خدا تعالیٰ کا شریک بناتا ہے اس کے پاس اختیارات ہی کیا ہیں۔ اختیارات تو سارے کے سارے خدا کے پاس ہیں اس لئے انسان جب خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور سے کچھ مانگتا ہے تو اسے محرومی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ یہ اور بات ہے کہ بعض اوقات وہ اس محرومی کو محسوس نہیں کرتا۔ اور محرومی کو محسوس نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ غیر اللہ سے مانگتا ہے۔ خدا کی مخلوق ہونے کی وجہ سے خدا اسے کچھ نہ کچھ دیتا ہی رہتا ہے۔ گویا وہ مانگتا کسی اور سے ہے اور مل جاتا ہے خدا سے۔

پس شرک اس لئے بھی برا ہے کہ خدا کا شریک بنایا جاتا ہے اور خدا کو یہ بات ناپسند ہے اور شرک خدا کو اس لئے برا لگتا ہے کہ اس کا ایک بندہ محرومی کی طرف جاتا ہے خدا اپنی مخلوق کی ربوبیت کرنی چاہتا ہے۔ وہ اسے سب کچھ دینا چاہتا ہے۔ اور جب دیکھتا ہے کہ اسے چھوڑ کر وہ کسی اور کی طرف چلا گیا ہے۔ اور وہاں سے مانگتا ہے جہاں سے اسے مل کچھ نہیں سکتا تو یہ بات خدا تعالیٰ کو بری لگتی ہے۔ کیا ہی پیارا انداز ہے اللہ تعالیٰ کی محبت کا۔ وہ اپنے بندے کو محروم نہیں دیکھنا چاہتا اور اس لئے شرک کو ناپسند کرتا ہے۔

اگرچہ زخموں کی تاب لانا تو میرے بس میں نہیں ہے لیکن
تمہارے ظلم و ستم نے چمکا دیا ستارہ مری جبیں کا
کبھی چھپی ہیں نہ چھپ سکیں گی گنہگاری کی وارداتیں
"جو چپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا"

ابو الاقبال

○

خدا کے ہیں خدا کے پاس ہم کو لوٹ جانا ہے
یہ دنیا عارضی ہے مستقل وہ ہی ٹھکانا ہے

ہمیں لازم ہے ہر اک حال میں حمد و ثنا کرنا
کبھی دے کر، کبھی لے کر، خدا نے آزمانا ہے

یہ رب العالمیں کا سایۂ رحمت ہیں دنیا میں
دعا ماں باپ کی لے لو خدا کے پاس جانا ہے

خدا کی دی صلاحیت خدا کی راہ میں دینا
یہی تو زادِ رہ ہے جو دو ہاتھوں سے کمانا ہے

اطاعت روح کو لازم ہے مولا کے بلاوے کی
علالت، حادثے، پیری تو رخصت کا بہانہ ہے

یہ جینا کیا ہے گیلی لکڑیوں سے آگ کی کوشش
الم کا یاس کا حسرت کا غم دیدہ فسانہ ہے

امۃ الباری ناصر

زیارت مرکز واقفینِ نو
احمد آباد سانگرہ و تحصیل
چنیوٹ

○ مورخہ ۲۳-۱۱-۹۳ کو احمد آباد سانگرہ اور تحصیل چنیوٹ کے ۵۰ واقفین نو اور ۷۵ والدین زیارت مرکز کے لئے تشریف لائے۔ دوا جلاسات میں مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو، مکرم ناصر احمد طاہر مربی سلسلہ اور مکرم حافظ محمد صدیق صاحب اور مکرم عبد الغفور صاحب نمائندہ امارت جھنگ اور محترم صدر صاحب جماعت احمد آباد سانگرہ نے والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بچوں کا علمی و تربیتی جائزہ لیا۔ بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ میڈیکل چیک اپ کروایا گیا اور ربوہ کی سیر کروائی گئی۔

دار الضیافت کی طرف سے بچوں کے قیام و طعام کا عمدہ بندوبست کیا گیا تھا۔ ۲۴-۱۱-۹۳ کو بعد دوپہر افراد وفد واپس تشریف لے گئے۔

فضل عمر ہسپتال کا
ایمرجنسی فون

○ پبلک کی سہولت اور ایمرجنسی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے فضل عمر ہسپتال کو 115 نمبر ڈائلنگ کی سہولت دے دی گئی ہے جس کا کوئی بل ادا نہیں کرنا پڑے گا۔ یہ سہولت ہسپتال کے فون 970 پر حاصل ہو گی چنانچہ ہسپتال سے رابطہ کے لئے صرف 115 نمبر ہی ڈائل کریں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

ایک حدیث

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی تشریح فرماتے ہیں:۔

حدیث کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے مسلمانو! تمہیں سات تباہ کرنے والی باتوں سے ہمیشہ بچ کر رہنا چاہئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سات باتیں کون سی ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

۱۔ کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا
۲۔ نظر فریب باتوں کے پیچھے لگنا
۳۔ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا
۴۔ سود کھانا
۵۔ یتیم کا مال غصب کرنا
۶۔ جنگ میں دشمن کے سامنے پیٹھ دکھانا
۷۔ بے گناہ مومن عورتوں پر بہتان باندھنا

تشریح یوں فرماتے ہیں

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ایسی باتیں بیان فرمائی ہیں جو بالآخر افراد اور قوموں کو تباہ کرکے رکھ دیتی ہیں۔ سب سے پہلی اور سب سے زیادہ اہم بات شرک ہے۔ جس کے معنی خدا کی ذات وصفات میں کسی دوسرے کو شریک قرار دینا ہے۔ شرک ایمانیات کے میدان میں جرم نمبر ایک کا حکم رکھتا ہے۔ اور بالواسطہ طور پر شرک کے نتیجہ میں اخلاق پر بھی بھاری اثر پڑتا ہے۔ شرک دو قسم کا ہے۔ ایک شرک ظاہر ہے اور دوسرے شرک خفی۔ شرک ظاہر تو یہ ہے کہ کسی انسان یا کسی دوسری چیز کو خدا تعالیٰ کے برابر یا خدائی حکومت میں حصہ دار یا خدائی صفات کا مالک قرار دیا جائے۔ جیسا کہ مثلاً ہندو خدا کے علاوہ بہت سے دیوتاؤں کو مانتے ہیں اور انہیں خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ یا جیسا کہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا اور اس کی صفات اور حکومت میں حصہ دار یقین کرتے ہیں۔ اور شرک خفی یہ ہے کہ بظاہر تو خدا کا کوئی شریک نہ ٹھہرایا جائے اور خدا کی توحید کا مدعی بنایا جائے۔ مگر عملاً کسی دوسری چیز کی ایسی عزت کی جائے جو صرف خدا کی کرنی چاہئے۔ یا کسی دوسری چیز پر ایسا بھروسہ کیا جائے جو صرف خدا کے شایان شان ہے۔ یا کسی دوسری چیز کے ساتھ ایسی محبت کی جائے جو صرف خدا کے ساتھ ہونی چاہئے۔ یا کسی دوسری چیز سے ایسا ڈرا یا جائے جو صرف خدا کا حق ہے۔ اس قسم کا مخفی شرک بدقسمتی سے آج کل بہت سے (لوگوں) میں پایا جاتا ہے۔ اسلام ان دونوں قسم کے شرکوں یعنی شرک ظاہر اور شرک خفی سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ اور ایک دوسری حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ شرک کے اجتناب یعنی توحید کے مفہوم میں خدا پر ایمان لانے کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا بھی شامل ہے۔ کیونکہ رسالت ہی کے ذریعے دنیا میں حقیقی توحید قائم ہوتی ہے۔ بہر حال اسلام میں شرک کے خلاف انتہائی تاکید پائی جاتی ہے۔ اور اس لئے فرض ہے کہ شرک ظاہر اور شرک خفی دونوں سے بچ کر رہا جائے۔ شرک خفی کے متعلق حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کس لطیف انداز میں فرماتے ہیں:۔

ہر چہ غیر خدا بخاطر تست
آں بتِ تست اے بایماں سُست
پُر حذر باش زیں بتانِ نہاں
دامنِ دل زدست شان برہاں

یعنی ہر وہ چیز جو تیرے دل میں خدا کے مقابل پر جاگزیں ہے وہ تیرا بت ہے' اے سست ایمان والے شخص تجھے چاہئے کہ ان مخفی بتوں کی طرف سے ہوشیار رہے اور اپنے دل کے دامن کو ان بتوں سے بچا کے رکھ۔

دوسری بات اس حدیث میں سحر بیان کی گئی ہے۔ سحر کے معنی عربی زبان میں ایسی چیز کے ہیں جو نظر فریب ہو۔ یعنی جس میں ایک چیز کی اصل حقیقت پر پردہ ڈال کر اسے دوسری شکل میں پیش کر دیا جائے۔ اور جھوٹ کو سچ بنا کر دکھایا جائے۔ اس قسم کا سحر جھوٹ کی ایک بدترین قسم ہے۔ کیونکہ اس میں جھوٹ کے ساتھ دھوکے اور چالاکی کا عنصر بھی شامل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے عربی میں ملمع سازی کو بھی سحر کہتے ہیں۔ مثلاً جب ایک چاندی کی چیز پر سونے کا پانی پھیر کر اسے سونے کے طور پر پیش کیا جائے تو اسے عربی میں سحر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح عربی میں اس چیز کو بھی سحر کہتے ہیں جس میں فریب کے طریق پر اخفا اور رازداری کا رنگ اختیار کیا جائے۔

اسلام ان سب باتوں کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں اخلاق پر نہایت برا اثر ڈالنے والی عادات کو پیچیدہ بنانے والی اور آپس میں بدگمانی اور تفرقہ اور انشقاق پیدا کرنے والی ہیں۔ اور عرف عام والے سحر کی ملمع سازی اور دھوکہ دہی تو ظاہر و عیاں ہے۔ اس کے متعلق کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ علاوہ ازیں سحر کے معنے فتنہ و فساد کے بھی ہیں اور اس صورت میں بھی سحر کی خرابی ایک بدیہی امر ہے۔ اگلے فقرہ میں قتل کا ذکر اس مفہوم پر ایک عمدہ قرینہ ہے۔ تیسری بات قتل ناحق بیان کی گئی ہے۔ اسلام نے قتل کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔ اور قتل عمد کی سزا موت مقرر کی گئی ہے۔ جسے سوائے ایسی صورت کے بدلا نہیں جا سکتا کہ جب فریقین اصلاح کے خیال سے موت کی سزا کو دیت یعنی خون بہا کی صورت میں بدلنے پر رضامند ہو جائیں۔ اور حاکم وقت بھی اسے منظور کرلے۔ اور یہ رعایت اس حکمت کے تحت رکھی گئی ہے کہ تا اگر فریقین کے خاندانوں میں اصلاح کی حقیقی امید موجود ہو تو بلاوجہ قتل کی سزا پر زور دے کر دو خاندانوں کو انتقام در انتقام کے چکر میں نہ ڈالا جائے۔ اور قتل کے ساتھ ناحق کی شرط اس لئے رکھی گئی ہے کہ تا جنگ میں قتل ہونے والوں یا حکومت کے قانون کے ماتحت قتل کی باضابطہ سزا پانے والوں کی استثناء قائم رہے۔ قتل ناحق میں ایسے قتل بھی شامل ہیں جو بعض مغلوب الغضب افراد یا مذہبی دیوانے کسی شخص کو بزعم خود قتل کی سزا کا مستحق سمجھ کر اسے باضابطہ عدالت میں لے جانے کے بغیر خود بخود قتل کر دیتے ہیں اسلام اس قسم کی دست درازی اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کے طریق کو بھی بڑی سختی کے ساتھ روکتا ہے کیونکہ اس قسم کے حکم کے بغیر بھی ملک کا امن قائم نہیں رہ سکتا۔ درحقیقت قتل ناحق کے جرم کو اسلام نے انتہا درجہ خطرناک قرار دیا ہے حتیٰ کہ ایک جگہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ جس شخص نے ایک جان کو ناحق قتل کیا اس نے گویا سارے جہان کو قتل کیا۔ کیونکہ ناحق قتل کے نتیجہ میں نہ صرف انتقام در انتقام کا لمبا تسلسل اور گند اور قائم ہو جاتا ہے بلکہ ملک میں قانون کا احترام بھی بالکل مٹ جاتا ہے اور اس قسم کے واقعات کے نتیجہ میں انسانی ضمیر دہشت زدہ ہو کر آہستہ آہستہ بالکل مرجاتا ہے۔ پس ضروری تھا کہ قتل کو انتہا درجہ کے جرموں میں شمار کیا جائے۔

چوتھی بات اس حدیث میں سود بیان کی گئی ہے۔ بے شک صدیوں کے غیر اسلامی ماحول کی وجہ سے آج کل سود قریباً ساری دنیا کے اقتصادی نظاموں کا جزو لاینفک قرار پا چکا ہے اور خود مسلمانوں کا ایک معتدبہ حصہ بھی اس میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ملوث ہے۔ مگر اس میں ذرہ بھر شبہ نہیں کہ سود ایک بھاری لعنت ہے جو نہ صرف انسانی ہمدردی اور موالات کے جذبات کے لئے تباہ کن ہے بلکہ دنیا میں لڑائیوں اور جھگڑوں کی آگ کو بھڑکانے کا بھی بہت بڑا موجب ہے۔ سود کے نتیجہ میں:۔

۱۔ انسانی فطرت کے لطیف اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں۔ ۲۔ اپنی طاقت سے زیادہ قرض برداشت کرنے کی جرأت پیدا ہوتی ہے۔ ۳۔ لڑائیوں اور جنگوں کو ناواجب طول حاصل ہوتا ہے کیونکہ دشمنی کے جوش میں اندھے ہو کر لوگ بے تحاشا قرض لیتے اور لڑائی کی آگ کو بپا کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے سود کو حرام قرار دے کر قرضہ کے لین دین کو ذیل کی تین صورتوں میں محدود کر دیا ہے۔

اول سادہ قرضہ جسے عرف عام میں قرضہ حسنہ کہتے ہیں جس طرح ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار کو یا ایک دوست دوسرے دوست کو یا ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کو ضرورت کے وقت قرضہ دیتا ہے۔

دوسرے قرضہ بصورت رہن یعنی اپنی کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ رہن رکھ کر اس کی ضمانت پر کچھ رقم قرض لے لی جائے۔

تیسرے تجارتی شرکت یعنی کسی شخص کو اپنا روپیہ تجارت یا صنعت وحرفت کی صورت دے کر اس کے ساتھ نفع نقصان میں شرکت کا فیصلہ کر لیا جائے۔ ان تین صورتوں کے سوا اسلام کسی اور قرض کی اجازت نہیں دیتا۔ اور سود لینے اور دینے کو خواہ اس کی شرح کم ہو یا زیادہ حرام اور ممنوع قرار دیتا ہے یہ خیال کرنا کہ سود کے بغیر گذارہ نہیں ہوتا ایک باطل خیال ہے جو محض آج کل کے باطل ماحول کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ورنہ اسلامی غلبہ کے زمانہ میں دنیا کی وسیع تجارت سود کے بغیر ہی چلتی تھی۔ اور اللہ نے چاہا تو آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

پانچویں بات یتیم کا مال کھانا بیان کی گئی ہے۔ یہ گناہ بھی خاندانوں اور قوموں کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں ایک تو قوم کے نونہال تباہ ہو جاتے ہیں

باقی صفحہ ۵ پر

چوہدری ظہور احمد

کشمیر کی کہانی

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب محترم صدر صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے استعفیٰ کے متعلق اپنی کتاب "کشمیر کی کہانی" میں تحریر کرتے ہیں۔ (یہ کتاب ۱۹۶۸ء میں منصہ شہود پر آئی تھی۔)

اول اول حکومت نے یہ حربہ استعمال کیا کہ ہندوستان میں کشمیریوں کی ہمدرد فعال جماعت (آل انڈیا کشمیر کمیٹی) کے خلاف بالکل بے بنیاد اور بے سروپا باتیں مشہور کرکے کشمیر کے مظلوم لوگوں کو ہر قسم کی امداد سے محروم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جب اس معاملہ میں ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا تو آخری داؤں کھیلا گیا۔ چند جبہ پوش لاہور میں وارد ہوئے۔ ایک بزرگ کے مزار کو انہوں نے اپنے عزائم کا گڑھ بنایا۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اراکین کی فہرست حاصل کی اور بڑی سوچ بچار کے بعد لائحہ کار مرتب ہوا۔ حرف آغاز ان اراکین کمیٹی کو قابو میں کرنا تھا جو ان کی تحریص کا شکار ہو سکیں۔ اور یوں کمیٹی کو تہ و بالا کر دیا جائے۔ چنانچہ ایسے چند ارکان کو لاہور میں شیشے میں اتار لیا گیا۔ کس طرح، اس کا فیصلہ اور تجزیہ آئندہ نسلیں کریں گی۔ راقم الحروف کو اس موضوع پر قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ قارئین کی معلومات میں اضافہ کے لئے ہندوستان کے ایک مخلص مسلمان لیڈر کے بیان کا کچھ حصہ آگے درج کر رہا ہوں۔ واضح رہے کہ صرف لاہور ہی کے تین چار لیڈر اس چال کا شکار ہوئے۔ انہیں کو آگے کیا گیا تاکہ وہ اس ڈرامہ کا کردار ادا کریں۔ متذکرہ جبہ پوش پس پردہ بیٹھے تاریں ہلاتے رہے۔ انہوں نے اپنے ساتھ چند سادہ لوح ممبران کو بھی شامل کر لیا۔ حالانکہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اراکین سارے ہندوستان میں موجود اور پھیلے ہوئے تھے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد لاہور کے تیرہ اراکین کشمیر کمیٹی کے دستخطوں سے محترم صدر کو ایک تحریر بھجوائی گئی کہ لاہور میں کمیٹی کا اجلاس بلائیں۔ جس کا مقصد یہ ہو کہ کمیٹی کے عہدہ داران کا نیا انتخاب کیا جائے۔ فتنہ کھڑا کرنے والوں نے ۴ مئی ۱۹۳۳ء کے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں اپنی تحریر کو خوب اچھالا بلکہ اسے مذہبی رنگ دینے کی کوشش بھی کی۔ صدر محترم کی طرف سے ۷/ مئی ۱۹۳۳ء کو یسل ہوٹل میں اجلاس رکھا گیا اور اس کی اطلاع تمام ممبران کو دی گئی۔

یہ اجلاس جو محترم مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب صدر کمیٹی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل اراکین نے شرکت کی۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ پروفیسر مولانا علم الدین سالک۔ ملک برکت علی۔ ڈاکٹر عبدالحق۔ حاجی شمس الدین۔ پیر اکبر علی۔ سید محسن شاہ۔ چوہدری اسد اللہ خان۔ مولانا جلال الدین شمس۔ خان بہادر حاجی رحیم بخش۔ مولانا عبدالمجید سالک۔ مولانا غلام مصطفیٰ۔ پروفیسر سید عبدالقادر۔ میاں فیروزالدین احمد۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ۔ چوہدری محمد شریف۔ مولوی عصمت اللہ مبلغ شیخ نیاز علی۔ صاحب صدر نے اس اجلاس میں اپنا استعفیٰ پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ ممبران جو کمیٹی کے اجلاسوں میں شریک ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض کو شائد یاد ہو کہ میں نے گذشتہ سال ایک اجلاس کے موقعہ پر خود ہی یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اب ایک سال گذر چکا ہے اس لئے عہدہ داران کا نیا انتخاب ہونا چاہئے۔ لیکن انہی ممبروں میں سے جن کے دستخط مذکورہ بالا تحریر پر ثبت ہیں بعض نے یہ خیال ظاہر کیا تھا (جس کی کسی دوسرے ممبر نے تردید نہیں کی تھی) کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کوئی مستقل کمیٹی نہیں۔ بلکہ ایک عارضی کام کے لئے اور تھوڑے عرصہ کے لئے اس کا قیام ہوا ہے اس لئے اس کے عہدہ داران کا سالانہ انتخاب ضروری نہیں" پھر سول ملٹری گزٹ کے نوٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس اخبار نے جو نوٹ لکھا ہے وہ کشمیر کے ایک کارکن سے (جو صدر کے احمدی ہونے کا بہانہ بنا کر ایجی ٹیشن کر رہے ہیں) متاثر ہو کر لکھا ہے۔ اور اس میں جو باتیں لکھی گئی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ "یہ مطالبہ عام مروجہ قواعد کی بناء پر نہیں ہے بلکہ اصل میں اس کا محرک یہ ہے کہ ایک احمدی کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر نہیں ہونا چاہئے اگر سول کی یہ تحریک کشمیر کمیٹی کی اکثریت کے منشاء کے خلاف ہے تو میں اس مطالبے کا حق رکھتا ہوں کہ اس کی تردید تحریر مذکورہ پر دستخط کرنے والے ممبروں کی طرف سے سول وغیرہ میں شائع کرائی جائے۔ لیکن بر خلاف اس کے اگر یہ امر ممبران کمیٹی کے اشارہ سے شائع کیا گیا ہے۔ تو اس میں یقیناً اس سلسلہ کی ہتک ہے جس کا ایک فرد ہونے کو میں اپنے لئے موجب فخر سمجھتا ہوں۔ اور میرے نزدیک ان خیالات کی موجودگی میں (جو اس اخباری اعلان کی تہ میں پائے جاتے ہیں) نہ صرف میرا صدر رہنا بلکہ ممبر رہنا بھی جائز نہ ہو گا۔ اور ان خیالات کے معلوم کر لینے کے بعد میں بھی اپنی ہتک خیال کروں گا کہ اس کمیٹی کا ممبر رہوں۔ جو اس سلسلہ کے افراد سے تعاون کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ جس کا میں ممبر ہوں۔ پس گو عام حالات میں میں تغیر عہدہ داران کو مفید سمجھتا ہوں۔ بلکہ خود اس سوال کو ممبران کے سامنے کئی دفعہ پیش کر چکا ہوں اور اگر سول کا یہ نوٹ شائع نہ ہوتا تو باوجود صدارت سے الگ ہو جانے کے میں ہر طرح سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی امداد کرتا اور اس کے لئے صدر اور سیکرٹری سے پورا تعاون کرتا۔ لیکن اس اعلان کے بعد جو بظاہر حالات یقیناً بعض دستخط کنندگان کے اشارہ سے لکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس پرائیویٹ تحریر کا سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار کو کسی طرح علم نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اگر ہوتا بھی تو بہر حال وہ یہ وجہ اپنے پاس سے نہیں تراش سکتا تھا۔ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ کشمیر کمیٹی کے سامنے یہ بات رکھ دوں کہ اگر ممبران کشمیر کمیٹی کی اکثریت اس اعلان کے مفہوم سے متفق ہے اور فی الواقع میری احمدیت ہی اس تحریک کا موجب ہوئی ہے تو میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی ممبری سے استعفیٰ دیتا ہوں۔ جو مذکورہ بالا صورت میں باقاعدہ طور پر نئے سیکرٹری صاحب کو بھجوا دیا جائے گا۔"

اس تحریر کے اجلاس میں پڑھے جانے پر ممبران نے اخبار سول کے نوٹ سے بیزاری کا اظہار کیا اور اسی وقت یہ قرارداد منظور کی۔

"آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا یہ جلسہ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" میں شائع شدہ بیان سے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے متعدد ارکان نے ایک درخواست اس امر کی بھیجی ہے کہ آئندہ کمیٹی کا صدر غیر قادیانی ہوا کرے قطعی علیحدگی کا اظہار کرتا ہے۔ نیز یہ جلسہ اپنا فرض سمجھتا ہے کہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے مسلمانان کشمیر کے لئے جو گراں بہاء اور مخلصانہ خدمات انجام دی ہیں۔ ان پر آپ کا شکریہ ادا کرے"

اس اجلاس میں بڑے افسوس سے آپ کا استعفیٰ منظور کیا گیا۔ اور نئے انتخابات ہونے تک ڈاکٹر سر محمد اقبال کو قائم مقام صدر اور ملک برکت علی کو قائم مقام سیکرٹری مقرر کیا گیا اور ایک دستور کمیٹی مقرر کر دی گئی۔

صدر کمیٹی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کے مستعفی ہونے پر ریاست کشمیر کے طول و عرض میں صدمہ اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ ہر طرف سے تار موصول ہوئے۔ پونچھ کے مسلمانوں کا ایک عظیم جلسہ ۱۶/ مئی ۱۹۳۳ء کو منعقد ہوا اور یہ قرارداد منظور کر کے بذریعہ تار اخبارات کو اور حضرت مرزا صاحب کو بھجوائی گئی۔

"ہمیں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب پریذیڈنٹ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے مستعفی ہو جانے کی خبر سن کر بہت صدمہ ہوا۔ ہم آپ کے شاندار کام کا دل سے اعتراف کرتے ہیں۔ جس کے لئے وہ صدق دلانہ تعریف کے مستحق ہیں"

شیخ محمد عبداللہ شیر کشمیر نے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔ جس میں لکھا:

"میں مختصراً عرض کرتا ہوں کہ آپ خدا را ایک بار پھر مظلوم کشمیریوں کو بچائیے اور اپنے کارکن روانہ کیجئے۔"

۳۱/ مئی ۱۹۳۳ء کو شیخ محمد عبداللہ اور بعض اور کشمیری لیڈروں کو حکومت ریاست کشمیر نے ایک بار پھر گرفتار کر لیا۔ شیخ صاحب کے ساتھ خواجہ غلام نبی گلکار اور بخشی غلام محمد بھی گرفتار ہوئے۔ جیل جانے سے قبل شیخ صاحب نے ایک عریضہ امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں لکھ کر ایک معتمد عبدالاحد کے سپرد کیا۔ اس عریضہ پر اپنے دونوں ساتھیوں کے دستخط بھی کروائے۔

شیخ صاحب نے لکھا۔

"ہم اس حیثیت سے کہ کشمیر کے مظلوم ہیں اور ہمارا جرم صرف اسلام ہے۔ ہم حضور سے بحیثیت امام جماعت احمدیہ ہونے کے طالب امداد ہیں۔ حضور ہماری امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہیں۔ گو ہمیں اس امر کا از حد صدمہ ہے کہ حضور نے اپنا دست شفقت (بعض کم فہم اصحاب کی وجہ سے) ہمارے سر پر سے اٹھا لیا ہے۔ مگر آپ کی ذات سے ہمیں پوری امید ہے کہ حضور اس آڑے وقت میں ہماری راہنمائی فرما کر ہمیں ممنون و مشکور فرمائیں

باقی صفحہ ۶ پر

محمد اشرف کاہلوں

زبان

حضرت لقمان سے کسی نے کہا کہ بکری کے بہترین حصہ کا گوشت لاؤ- آپ بکری کی زبان اور دل لے آئے- چند دن بعد پھر اسی شخص نے آپ سے بکری کے بدترین حصہ کا گوشت لانے کو کہا- تو آپ نے پھر بکری کی زبان اور دل لا کر پیش کر دیا- اس شخص نے متحیر ہو کر سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ دونوں پاک ہوں تو بہترین ہیں اور اگر ناپاک ہوں تو ان سے بڑھ کر کوئی بدتر نہیں اور ناپاک نہیں- اس صداقت سے انکار ناممکن ہے- انسانی فکر و عمل میں ان کی اہمیت مسلّمہ ہے- آج کی گفتگو زبان کے حوالہ سے ہو گی- دل پر مبنی بات چیت کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں- زبان جو انسانی گوشت کا ایک نرم و ملائم ٹکڑا ہے- دانتوں کے حصار میں اپنی جگہ بنائے ہوئے ہے- یہ ایک نعمت خداوندی ہے- انسان کو اللہ تعالیٰ نے نطق و گویائی کے وصف سے سرفراز فرمایا ہے- جو شرف انسانی کا طرۂ امتیاز ہے- انسان اس کے ذریعہ سے اپنا مافی الضمیر خوب بیان کرتا ہے- انسانی جذبات و احساسات کا ذریعہ اظہار زبان ہی تو ہے- یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے- اس کے بہترین اور بدترین ہونے کے بارے میں عرض ہے اللہ تعالیٰ نے شریعت کے احکام جن اعضاء انسانی پر وارد کئے ہیں ان کو فرمانبرداری بھی سکھائی ہے- مثلاً بولنا وغیرہ- زبان ان میں سے ایک ہے- زبان کی ساخت پر فکر عمیق سے غور کریں تو یہ ایک ایسے مسئلہ کا حل بھی بتاتی ہے جو ماضی میں انسانوں کے درمیان موضوع بحث بنا رہا ہے- اس مسئلہ کے نتیجہ میں دو مکتب فکر وجود میں آئے- یعنی جبریہ اور قدریہ- ایک کے نزدیک انسان اپنے اعمال و افعال میں مجبور محض ہے- جبکہ دوسرے کے نقطہ نظر کے حوالہ سے ایسا نہیں ہے- اسی بحث و تمحیص کے نتیجہ میں کثیر علمی و ادبی لٹریچر منصّہ شہود پر آیا- اور آج بھی انہی فکری زاویوں کی بنا پر آراء میں اختلاف لوگوں میں موجود ہے- زبان پر انسان کو اختیار بھی ہے اور نہیں بھی- اللہ تعالیٰ نے زبان میں ذائقہ چکھنے کی قوت و صلاحیت رکھی ہے- یہ نمکین کو نمکین بتائے گی اور شیریں کو شیریں- یہ ناممکن ہے کہ انسان کی مرضی کے تابع ہو کر یہ مٹھاس کو نمکین بتائے یا نمکین چیز کے ذائقہ کو میٹھا بیان کرے اس پر انسان کا کوئی زور نہیں چلتا- زبان ذائقہ کے حوالہ سے اصل ذائقہ کو ہی بتائے گی- انسانی طاقت اسے برعکس فعل پر مجبور نہیں کر سکتی- اس معاملہ میں زبان پر انسان کو کوئی اختیار حاصل نہیں-

لیکن دوسری جانب انسان کی مرضی زبان پر ایسی حاکم ہے کہ یہی زبان پاک لوگوں کے خلاف گالیاں نکالتی ہے خدا تعالیٰ کا انکار کرتی ہے- مامورین الٰہی پر سبّ و شتم کے تیر چلاتی ہے- انسان کو اس پر پورا اختیار حاصل ہے- اسی سے ہم جبر اور قدر کے مسئلہ کی باریکیوں کو سمجھ سکتے ہیں-

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو قویٰ دیئے ہیں- ان کے ودیعت کرنے کا حقیقی مقصد اور مدعا صرف یہ ہے- کہ انسان ان کو استعمال کر کے نیکیاں بجا لائے ہاتھ ہو یا زبان، دماغ ہو یا دل- تمام کی تخلیق کے پس منظر میں یہی مرضی مولا کار فرما ہے- اسی واسطے شریعت کا اطلاق بھی ایسے ہی اعضائے انسانی پر ہے اور انہی کی بابت شرعی احکامات صادر ہوئے ہیں-

۱- انسان کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ اپنی زبان کا صحیح استعمال کرے- فرمان الٰہی ہے- "لوگوں سے اچھی بات کہو" گویا جب بھی انسان کو لب کشائی کا موقعہ ملے تو حالات کی مناسبت سے ایسی باتیں منہ پر لائے جو پسندیدہ اور باحسن ہوں- قول حسن کو مد نظر رکھے- اسی میں زبان کا حُسن ہے-

۲- انسانی زبان کو ذکر الٰہی کا ذریعہ بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنایا ہے- اولوالالباب کی یہ علامت بیان ہوئی ہے کہ وہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں- وہ پاک کلمات کا ورد کرتے رہتے ہیں- ذکر الٰہی میں وہ تمام جسمانی و روحانی نعماء شامل ہیں جو فضل الٰہی کے نتیجہ میں انسان کو میسر آتی ہیں- زبان ذکر خداوندی سے تر رہے تو زبان کا حق ادا ہوتا رہتا ہے-

۳- خداوند کریم و رحیم نے انسان کو اَن گنت نعمتوں سے نوازا ہوا ہے- حد شمار نہیں- اللہ تعالیٰ کی صفات کے ظہور کے طفیل جو دینی و دنیوی انعامات انسان کو مل رہے ہیں- وہ تقاضا کرتے ہیں کہ ان کے لئے ذات حقیقی کا **شکر بھی ادا کیا جائے**- تمام عبادات قولی- مالی اور جسمانی کا اصلی مدعا تو شکر الٰہی کی بجا آوری ہے- زبان سے انسان سب تعریف اللہ کے لئے ہے، جیسے لاثانی کلمات کہہ کر شکر الٰہی کرتا ہے- اس لحاظ سے زبان شکر الٰہی کے اظہار کا ذریعہ بھی ہے- شکر الٰہی اور اعلیٰ نعماء کے حصول کا سبب بنتا ہے- شکر الٰہی کے ترانے گانے

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۳

دوسرے ہمدردی کا جذبہ مٹتا اور بددیانتی کا جذبہ ترقی کرتا ہے- تیسرے کمزور جنس پر ظلم کا رستہ کھلتا ہے- اور چوتھے قوم میں سے قربانی کی روح بھی مٹنی شروع ہو جاتی ہے- یقیناً اس قوم کے افراد کبھی بھی جرأت کے ساتھ قربانی کی طرف قدم نہیں اٹھا سکتے جن کی آنکھوں کے سامنے یتیموں کے لئے اور برباد ہونے کے نظارے پیش آتے رہیں- کیونکہ اس صورت میں طبعاً ان کے اندر یہ ڈر پیدا ہو گا کہ ہمارے مرنے کے بعد ہمارے یتیم بچوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہو گا- پس یتیموں کی ہمدردی اور یتیموں کے مال کی حفاظت اسلام میں ایک نہایت اہم ذمہ داری قرار دی گئی ہے اور قرآن شریف نے اس پر انتہائی زور دیا ہے-

چھٹی بات لڑائی کے میدان میں دشمن کو پیٹھ دکھانا ہے- یہ کمزوری بھی قوموں کی تباہی میں بھاری اثر رکھتی ہے- حق یہ ہے کہ کوئی بزدل قوم زندہ رہنے کے قابل نہیں ہوتی- اور بڑی آسانی سے ظالم اور جابر قوموں کا شکار ہو جاتی ہے- اس لئے اسلام نے میدان جنگ میں پیٹھ دکھانے اور بھاگنے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے- چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے- اے مومنو جب تم کافروں کے سامنے لڑائی میں صف آراء ہو تو پھر کسی حال میں بھی انہیں پیٹھ نہ دکھاؤ- اور جو شخص ایسے مقابلہ میں پیٹھ دکھائے گا سوائے اس کے کہ وہ کسی جنگی تدبیر کے طور پر ادھر ادھر جگہ بدلنے کا طریق اختیار کرے یا مومنوں کی کسی دوسری پارٹی کے ساتھ ملاپ پیدا کر کے دشمن کا مقابلہ کرنا چاہے تو وہ خدا کے غضب کو اپنے سر پر لے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے- آج کے بظاہر ترقی یافتہ زمانہ میں کوئی آزمودہ کار جرنیل اپنی فوج کو اس سے بہتر ہدایت نہیں دے سکتا-

ساتویں اور آخری بات اس حدیث میں بے گناہ مومن عورتوں پر بہتان لگانا بیان کی گئی ہے- اور یہ بات بھی حقیقتاً قومی اخلاق کو سخت صدمہ پہنچانے والی ہے مگر افسوس ہے کہ بے شمار لوگوں میں یہ کمزوری پائی جاتی ہے کہ وہ بہتان والی باتوں کو شوق اور دلچسپی سے سنتے اور پھر انہیں اس طرح ہوا دیتے ہیں کہ وہ جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی اور معصوم دلوں کو تباہ کرتی چلی جاتی ہیں- حالانکہ اگر غور کیا جائے تو بعض لحاظ سے اصل بے حیائی کی نسبت بے حیائی کا چرچا سوسائٹی کے لئے زیادہ مضر ثابت ہوتا ہے- کیونکہ اس کے نتیجہ میں کمزور لوگوں کے دل مسموم ہوتے اور بدی کا رعب مٹتا ہے- بے حیائی کا فعل اگر اس کا علم صرف دو انسانوں تک محدود رہے تو باوجود ایک انتہائی گناہ ہونے کے بہرحال اپنے اثرات کے لحاظ سے محدود ہوتا ہے- لیکن جب اس کا چرچا لوگوں کی زبانوں پر ہونے لگے تو کئی کمزور نوجوان اس کے گندے اثر سے متاثر ہونے لگتے ہیں اور بدی کا قدرتی رعب جو فطرت انسانی کا حصہ اور بدی کو روکنے کا ایک زبردست آلہ ہے کمزور پڑنا شروع ہو جاتا ہے- اس لئے اسلام نے جہاں اصل بدی کو روکا ہے وہاں اس نے بہتان تراشی اور بدی کے چرچے کا رستہ بھی بڑی سختی کے ساتھ بند کیا ہے اور یہی وہ حکمت کی راہ ہے جو قوم میں حقیقی اصلاح کی موجب ہو سکتی ہے- پھر اگر اخلاق و اطوار کے مختلف پہلوؤں کے لحاظ سے اس حدیث پر نظر ڈالی جائے تو اس حدیث کی ایک اور خوبی بھی نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے- اور وہ یہ کہ اس حدیث میں ایمانیات اور اخلاقیات اور قیام امن اور اقتصادیات اور کمزوروں کے حقوق کی حفاظت اور قومی بقا اور بے حیائی کے انسداد کو نہایت لطیف رنگ میں مد نظر رکھا گیا ہے- مثلاً شرک سے اجتناب کرنے کا ذکر ایمان کی حفاظت کی غرض سے داخل کیا گیا ہے- سحر کی حرمت کو کیریکٹر کی بلندی اور عادات کی صفائی کی پیش نظر شامل کیا گیا ہے- قتل ناحق کے ذکر کو امن عامہ کے خیال سے داخل کیا گیا ہے- سود کی حرمت کو اقتصادی اصلاح کی بناء پر شامل کیا گیا ہے- یتیم کی حفاظت کے حکم کو کمزوروں کے ساتھ عدل و انصاف کے قیام کی غرض سے داخل کیا گیا ہے اور بہتان تراشی کی حرمت کو بے حیائی کے سدباب کے لئے داخل کیا گیا ہے- اس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درحقیقت اس زریں ہدایت کے ذریعے دریا کو کوزے میں بند کر کے محفوظ کر دیا ہے-

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

سنگل سپر فاسفیٹ

سنگل سپر فاسفیٹ کھاد میں ۱۸ فیصد تک قابل حصول فاسفورس کے علاوہ ۴۶ فیصد تک جپسم بھی شامل ہوتا ہے اور اس طرح یہ کھاد کلراٹھی زمینوں کی اصلاح کے لئے تریاق کا کام کرتی ہے۔ اس کھاد میں کیلشیم ۱۶ تا ۲۰ فیصد اور گندھک ۹ تا ۱۲ فیصد بھی موجود ہوتی ہے جو کہ فصلوں کے لئے اجزائے خوراک کا کام دیتی ہیں۔ اس کھاد کا PH تعامل صرف ۲ فیصد ہے اور اسی وجہ سے یہ ایک نہایت تیزابی کھاد ہے۔ اور اسی لئے کلراٹھی زمینوں کی اصلاح کے لئے از حد موثر ثابت ہوتی ہے اور چونکہ ہمارے ملک میں زیادہ تر زمینیں کم یا زیادہ کلراٹھی رنگ رکھتی ہیں اس لئے اس کھاد کا استعمال از حد فائدہ مند ہے ٹیوب ویل سے سیراب زمینوں میں ٹیوب ویل کے پانی کے ذریعے زمین کی گہرائی میں موجود جو سوڈیم سالٹ کھیتوں کی سطح پر پانی کے ہمراہ آجاتے ہیں۔ جب پانی آبی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے تو سوڈیم سالٹ زمین میں باقی رہ جاتا ہے اور اس طرح ہر پانی کے ساتھ اس کی مقدار زمین میں بڑھتی رہتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں فصلوں کی پیداوار آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ ایسی زمینوں کے لئے سنگل سپر فاسفیٹ کا استعمال اس رجحان کو کم کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔

عام طور پر فاسفورس مہیا کرنے کے لئے زمیندار ڈی۔ اے۔ پی کو ترجیح دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کھاد کا (PH) تعامل ۹ ہے جس سے یہ الکلی والی کھاد ہونے کی وجہ سے زمین کا جھکاؤ مزید کلراٹھی کی طرف کرنے کا موجب ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایسی زمینیں جن کا (PH) پہلے ہی ۷ یعنی نقطہ اعتدال سے زیادہ ہو وہاں اس کا استعمال ہرگز نہیں کرنا چاہئے اور اس کی بجائے سنگل سپر فاسفیٹ کو ترجیح دینی چاہئے۔

اس خصوصیت کے علاوہ اس کھاد کا استعمال زمین کی طبعی حالت کو درست کرتا ہے۔ اس طرح زمین میں نمی جذب کرنے اور اسے دیر تک قائم رکھنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے زمین نرم اور بھربھری رہتی ہے اور جڑ والی فصلیں مثلاً آلو، شکر قندی، گاجر، مولی، شلجم، لہسن، پیاز وغیرہ کو زیادہ اچھی طرح بڑھنے کا موقع ملتا ہے اور ان کی پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ اس کھاد کے استعمال سے پودے کی جڑیں جلد اور زیادہ لمبی اور زمین میں گہرائی تک پھیلتی پھولتی ہیں۔ جو پودے کو زمین کی نچلی تہوں سے زیادہ خوراک اور پانی بہم پہنچانے کے علاوہ گرنے سے بھی بچاتی ہے۔ یہ کھاد فصل کو جلد پکنے میں مدد دیتی ہے۔ پھل اور بیج کو زیادہ صحت مند کرتی ہے۔

فاسفورس کے علاوہ اس کھاد میں دیگر مندرجہ ذیل اجزائے خوراک (فیصد) موجود ہوتے ہیں۔

پوٹاش ۰ء۲، کیلشیم ۱۶ تا ۲۰ میگنیشیم ۰ء۲، گندھک ۹ تا ۱۲، جست ۰ء۰۱، جپسم ۳۶ تا ۴۶ جب کہ فاسفورس کی مقدار ۱۶ تا ۱۸ فیصد ہوتی ہے۔

غرض سنگل سپر فاسفیٹ کھاد ایک ایسی کھاد ہے جو کلر کو کم کرنے میں مدد دیتی ہے اور پاکستان میں چونکہ عام طور پر زمینوں کا رجحان بوجہ ٹیوب ویل کے پانی کے استعمال کے کلر کی طرف ہے یہ ایک نہایت مفید کھاد ہے۔ یہ کھاد زمین کو بھربھرا اور نرم کرتی ہے۔ اور نمی جذب کرنے کی صلاحیت کو بڑھانے میں مدد دیتی ہے۔ اور اسی وجہ سے زیر زمین بننے والی فصلات کی پیداوار بڑھاتی ہے ان فوائد کے علاوہ آپ کو کھاد کی بوری کی اسی قیمت میں فاسفورس کے علاوہ جپسم اور پودے کے دیگر غذائی اجزاء بھی حاصل ہوتے ہیں۔ نیز تیل دار اور پھلی دار فصلوں کے لئے یہ کھاد خاص طور پر مفید ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

گے۔ اور ہمارے لئے ساتھ دعا بھی فرمائیں"

کشمیر کمیٹی کے صدر کے استعفیٰ کے معاً بعد کشمیری لیڈروں کی جو گرفتاریاں جموں و کشمیر کے ہر حصہ میں ہونی شروع ہوئیں۔ بصیرت رکھنے والا انسان انہی کو دیکھ کر اس راز کی تہ کو پہنچ سکتا ہے اور سمجھ سکتا ہے کہ یہ سب ایک عظیم سازش اور سکیم کی مختلف کڑیاں تھیں۔ جنہوں نے تحریک آزادی کی اصلی روح کو سبوتاژ کیا۔

تقویٰ انسان کی ذہنی، نفسیاتی اور قلبی حفاظت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بھی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۷۲ میں رانا فاروق احمد ولد رانا منظور احمد قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن قلعہ کالر والا (حال ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ) ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۲۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا فاروق احمد ولد رانا منظور احمد قلعہ کالر والا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ سید طاہر احمد وصیت نمبر ۲۴۹۴۵ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲ عبد السلام طاہر وصیت نمبر ۱۶۲۱۹ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۳۷۳ میں زبیدہ ظہور زوجہ ملک ظہور احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی ساکن جلہ ارائیں ضلع لودھراں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیور طلائی ۳ تولہ مالیتی ۲۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر ۵۰۰ روپے ۳۔ سالانہ آمد زمین ۲۰۰۰ روپے (ذاتی زمین نہیں ہے) اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زبیدہ ظہور زوجہ ملک ظہور احمد چاہ باغ والا جلہ ارائیں ضلع لودھراں گواہ شد نمبر ۱ نثار احمد خان وصیت نمبر ۱۹۹۵۹ مربی سلسلہ لودھراں گواہ شد نمبر ۲ ملک ظہور احمد خاوند موصیہ چاہ باغ والا جلہ ارائیں ضلع لودھراں

مسل نمبر ۲۹۳۷۴ میں صادقہ بیگم زوجہ نصیر احمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی ساکن ویسٹ جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۱-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی وزن ۱۰ تولے ۲۔ حق مہر منہ خاوند ۲۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۲۶ ڈی ایم جرمن مارک ماہوار بصورت سوشل الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صادقہ بیگم زوجہ نصیر احمد

Durer Str 12 3507 Baunatal 1 kassel Germany

گواہ شد نمبر ۱ نصیر احمد ویسٹ جرمنی گواہ شد نمبر ۲ چوہدری نذیر احمد ویسٹ جرمنی

مسل نمبر ۲۹۳۷۵ میں

Amatul Hay Bte Hassan Wife of Nawawi

پیشہ کاروبار عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ملائشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

1-gold ornaments 22 gramms valuing RM$ 608-00 (2) one business stall and its utensils valuing RM$1000.00

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰-۰۰ RM$ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

AMATUL HAY BTE HASSAN WIFE OF NAWAWI 14 A JLN NAKHODA KANAN BATU CAVES 68100 SELANGOK Malaysia

گواہ شد نمبر ۱

Abdul BASIT S/o MLV ABDUL WAHID SUMATRI MALAYSIA

گواہ شد نمبر ۲

MULYADI S/O NAWIR MALAYSIA

مسل نمبر ۲۹۳۷۶ میں زاہدہ کوثر زوجہ جمیل احمد قمر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ناروے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۵-۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ دو عدد سونے

کی بالیاں وزن تقریباً- ایک تولہ قیمت نارویجن کرونے تقریباً ۲ ہزار ۲- تین عدد سونے کی انگوٹھیاں وزن تقریباً- ڈیڑھ تولہ ۲ہزار نارویجن کرونے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰ نارویجن کرونے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ زاہدہ کوثر اہلیہ جمیل احمد قمر

HOLMLIA SENTER VEIEN 7
1255OSLONORWAY

گواہ شد نمبر۱ جمیل احمد قمر ولد چوہدری محمد انور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ رائے عبدالقدیر ولد رائے عبدالحق سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ ناروے

بقیہ صفحہ ۵

والی زبان خدا تعالیٰ کے فضلوں کی جاذب بنتی ہے- یہ فریضہ سرانجام دے کر ہم زبان کا بہترین مصرف کرتے ہیں-

۴- سچ کے اظہار کا برملا اعلان عام زبان سے ہی ممکن ہے- سچی گواہی کا اظہار نیکی میں شامل ہے- انبیاء کرام کی تصدیق اولاً انسان زبان سے ہی کرتا ہے- اقرار توحید زبان سے آدمی کرتا ہے- اولیاء کرام سے دلی وابستگی کی عملی شکل شروع میں زبان سے ہی بنتی ہے-

۵- دعا جو ایک عالم اسباب میں تدبیر کا حکم رکھتی ہے- وہ بھی زبان سے ادا ہوتی ہے- زبان کا صحیح استعمال اسی وقت ممکن ہے جب انسان اپنی زبان سے دعا کا فریضہ بھی ادا کرتا ہے- دعا کی اہمیت ایک مسلّمہ امر ہے- دعا کی نسبت تو اس حد تک فرمایا گیا ہے-

تقدیر کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں بدلتی اور نہ ہی عمر میں نیکی کے سوا کوئی چیز زیادتی کر سکتی ہے- اس لئے دعا تو زبان کا وظیفہ ہونا چاہئے-

۶- دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کیا جائے تو اس سے بھی زبان کا حق ادا ہوتا ہے- خالق ارض و سماء نے انسان کو محض اپنی صفت رحمانیت سے قوت گویائی سے شرف بخشا ہے- اس رحمٰن و رحیم اور قادر و مالک خدا کی جانب ناشناساؤں کو بھلانا ان کو دعوت فکر و عمل دینا اہل ایمان کا بنیادی فریضہ قرار دیا گیا ہے- حقیقی توحید کا احیاء تمام ادیان عالم جو منسوب بر خدا ہیں کا مشن رہا ہے- پاکیزہ زبان کے ذریعہ سے اس فریضہ سے بطریق احسن سبکدوش ہوا جا سکتا ہے- صحیح تعلیم اور عمل قوت بیان میں ایک مقناطیسی اثر پیدا کر دیتا ہے- اور وہ بیان سحر بن جاتا ہے- یہ وہ حربی آلہ ہے جو بدیوں کے خلاف بہت موثر اور تباہ کن ہے- اس سے استفادہ کرنا چاہئے- وقت کی پکار پر اسے نیام سے باہر لانا چاہئے- گھٹن اور خاموشی اس کی موت ہے- زندگی گویائی میں ہے بشرطیکہ وہ دعوت الی اللہ سے رشتہ رکھتی ہو-

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم وحید احمد صاحب باجوہ (حال جرمنی) ابن مکرم نصیر احمد باجوہ صاحب چک ۸۸- ج- ب ضلع فیصل آباد کا نکاح ہمراہ محترمہ تبسم بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مہار ساکن پوہلہ مہاراں ضلع نارووال بعوض اسی ہزار (۸۰۰۰۰) روپے حق مہر پر محترم چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ امیر حلقہ داتہ زید کا (سیالکوٹ) نے مورخہ ۹۳-۱۲-۱۰ کو پڑھایا-

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے-

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد قریشی سابق قائد مجلس و اسیر راہ مولیٰ راولپنڈی کے والد مکرم شریف احمد صاحب قریشی اور بیٹی عزیزہ مبشرہ تسنیم کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے-

○ مکرم مستری بشیر احمد صاحب فیصل آباد ۲۴ سال سے پیٹ میں درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا رہتے ہیں-

○ محترمہ رضیہ شریف صاحبہ شفیق آباد کالونی بی سرروڈ کا بیٹا ڈاکٹر شفیق احمد کو لنڈن ٹاؤن کراچی ۹۴-۱-۱ کو آفس جا رہا تھا کہ کار سے ٹرانسفر کی ٹکر ہو گئی آپ کو حادثہ سے بہت چوٹیں آئی ہیں ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی گال پر زخم ہو گیا اور پورا چہرہ آنکھیں وغیرہ زخمی ہو گئی ہیں-

○ مکرم میاں غلام احمد پیپلز کالونی نمبر۱- فیصل آباد کی بھتیجی عائشہ کا اپینڈکس کا آپریشن ساحل ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے-

○ مکرم صوفی سمیع اللہ صاحب گوندل سانگہ ہل کی اہلیہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور بہت علاج کروانے کے باوجود ابھی تک آرام نہیں آرہا-

○ محترمہ سلمیٰ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد کریم صاحب اسلام آباد میں قریباً ۳-۴ سال سے بیمار ہیں- ان کے بائیں بازو میں شدید درد ہوتا ہے- ہاتھوں میں تشنج کی سی کیفیت ہو جاتی ہے- اب ڈاکٹروں نے ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن تجویز کیا ہے-

اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے-

ضرورت خادم

○ بیت الحمد جماعت احمدیہ کوئٹہ کے لئے ایک مخلص خادم کی ضرورت ہے- خدمت کا شوق رکھنے والے دوست اپنی جماعت کے امیر/صدر کے ذریعہ درخواست بھجوائیں- رہائش کا بندوبست (صرف خادم کے لئے) کیا جائے گا- اگر کوئی دوست بالمشافہ ملنا چاہیں تو کوئٹہ میں ملاقات ہو سکتی ہے- بصورت دیگر خط و کتابت کے ذریعہ رابطہ ہو سکتا ہے- ایڈریس درج ذیل ہے-

محمد احسان الحق خان ایڈووکیٹ
فاطمہ جناح روڈ بیت الحمد احمدیہ کوئٹہ

For All Kinds Of Jewellery
SHARIF GOLD SMITH
Rabwah. ☎ 649

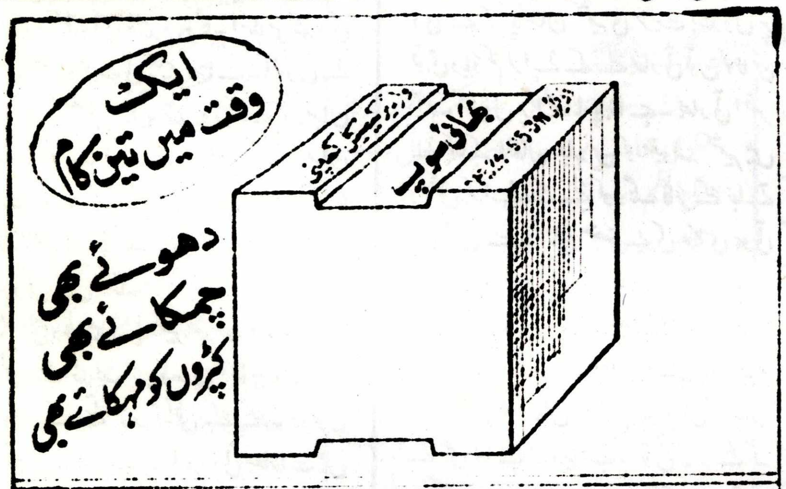

WARRIOR بھائی سوپ رجسٹرڈ WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار شدہ نئے الاصابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے-
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اصلی دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں:

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ - ۷۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۴۴۵۷۰

مبارک صد مبارک
۱۲ گھنٹے نشریات مبارک ہوں
۸' مکمل ڈش انٹینا مع امپورٹڈ ریسیور -/۹۵۰۰
۸' مکمل ڈش انٹینا مع پاکستانی ریسیور -/۶۵۰۰
نیز ہر سائز کی ڈشیں ہول سیل میں دستیاب ہیں
ٹی وی پوائنٹ بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: دفتر ۳۰۸۰۶ رہائش: ۶۸۰۳۷۳

خبریں

ربوہ : 30 - جنوری - سردی کا سلسلہ جاری ہے۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے باعزت حل سے کشیدگی ختم ہو سکتی ہے۔ پوری دنیا کی ذمہ داری ہے کہ بوسنیا کے مسلمانوں کو قتل عام سے بچائیں۔ میں ترکی کی وزیر اعظم کے ساتھ بوسنیا کی ماؤں اور بچوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے سراجیوو جا رہی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ چین اور پاکستان کے درمیان مثالی اور سدا بہار تعلقات ہیں۔ انہوں نے ڈیوس (سوئٹزرلینڈ) میں ورلڈ اکنامک فورم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مغربی ممالک اسلامی بنیاد پرستی کے نام پر سنسنی نہ پھیلائیں۔ بنیاد پرستی دراصل تہذیبی منافرت کا نتیجہ اور اقتصادی اور سماجی ناانصافیوں کے خلاف احتجاج ہے۔ عمل متشدد ہو تو ردعمل بھی متشدد ہو گا۔ اسلام تشدد کی نہیں امن و محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں تہذیبوں کے درمیان تصادم غریب اور امیر اقوام کے درمیان بڑھتے ہوئے فرق کی وجہ سے ہونگے۔ کشمیر کا مسئلہ حل ہونے تک جنوبی ایشیا میں تصادم کا خطرہ ٹل نہیں سکتا۔

○ نئی دہلی میں بے نظیر بھٹو اور امریکی صدر کلنٹن کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ دونوں کے پتلے نذر آتش کئے گئے۔ دونوں رہنماؤں پر بھارت کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا الزام لگایا گیا پولیس نے ہزاروں مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس پھینکی اور لاٹھی چارج کیا۔ مظاہرین امریکی سفارت خانے کی طرف جانے کی کوشش کر رہے تھے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے اپوزیشن ٹولہ دوبارہ حکومت بنانے کا خیال دل سے نکال دے۔ ہم پانچ سال پورے کریں گے مخالفین کی آسوں پر اوس پڑ جائے گی۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ اسلام آباد میں پتے لگنے شروع ہو گئے ہیں۔ عید سے قبل کھیل تیار ہو جائے گا۔ عوامی دعوے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ اخبارات میں حالات کچھ اور باہر کچھ اور ہیں۔ باقی نام اللہ کا رہ جائے گا۔ اختیارات "اختیارات والوں" کے پاس ہیں۔ باقی سب پتلی تماشا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے اپنی جماعت مسلم لیگ (ن) کو ہدایات جاری کی ہیں کہ کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کے لئے ۵۔ فروری کی ہڑتال کو کامیاب بنایا جائے۔

○ پاکستان بھارتی حملے کا منہ توڑ جواب دے گا۔ فوجی کمانڈروں نے اس بارے میں دفاعی حکمت عملی مرتب کر لی ہے۔ "وار گیمز" میں شریک فوجی کمانڈروں نے جی ایچ کیو میں اہم اجلاس منعقد کیا اور محدود جنگ کی بھارتی دھمکی پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ لائن آف کنٹرول کا بھی دفاعی نکتہ نظر سے جائزہ لیا گیا۔ عسکری ذرائع کا کہنا ہے کہ بھارت محدود حملہ کر سکتا ہے۔

○ بھارتی افواج اور پیرا ملٹری فورسز کے اعلیٰ افسروں نے کشمیر کی لائن آف کنٹرول پر پاکستان اور بھارت کے درمیان محدود جنگ کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ بھارت افسر نے یہ دلیل دی ہے کہ پاکستان کشمیری حریت پسندوں پر فوجی دباؤ کم کرانے کے لئے بھارتی فوج کو لائن آف کنٹرول پر الجھانا چاہتا ہے۔ بھارتی افسر نے کہا کہ افغان مجاہدین کو مقبوضہ کشمیر میں داخل کرانے کے لئے کورنگ فائر کئے جاتے ہیں جس سے پاکستانی منصوبے کی عکاسی ہوتی ہے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ سرحد بند کرنے کا مقصد افغان قیادت کو ذمہ داری کا احساس دلانا ہے۔ ایرانی ترجمان نے بھی کہا ہے کہ دنیا اب یہ توقع نہ رکھے کہ پناہ گزینوں کو سوویت روس کے دور جیسی اہمیت دی جائے گی۔

○ بھارتی وزیر داخلہ کشمیر آئے تو کشمیری پنڈتوں نے کشمیر کی آزادی کے حق میں نعرے لگائے۔

○ پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ مقدمات میں الجھا کر تاجروں کو پریشان کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ شاہ عالمی میں چھاپہ مار کر چند دکانوں کو سیل کیا گیا اور دکانداروں کو پیغام بھیجا گیا کہ مسلم لیگ کی حمایت چھوڑ دیں۔ ایک دکاندار سے کہا گیا کہ وہ نواز شریف کی تصویر ہٹا دے۔ انہوں نے حکومت سے کہا کہ ان اوچھے ہتھکنڈوں سے باز آ جائے۔

○ وزیر اطلاعات و نشریات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ ہم اراکین اسمبلی کو ملازمتوں کا کوئی کوٹا نہیں دیں گے۔ ترقیاتی فنڈز کے استعمال میں بھی کسی رکن اسمبلی کو ملوث نہیں ہونے دیا جائے گا۔ جن منصوبوں کی نشاندہی اپوزیشن اراکین کریں گے ان پر بھی بلاامتیاز عمل ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم آزادی صحافت کے قائل ہیں۔ اخبارات پر پریس ایڈوائس عائد کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے نہ ہی مخالف اخبارات کے ساتھ امتیازی سلوک کریں گے۔ تاہم اخبارات کو چاہئے کہ وہ قومی مفاد کے تقاضوں کو مدنظر رکھیں۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے ہاتھ کی لکیروں میں صرف ہر چیز کو توڑنا لکھا ہے۔ بلدیاتی اداروں کو غیر جمہوری انداز میں توڑ کر عوام کے مینڈیٹ کو پامال کیا گیا ہے۔

○ پنجاب کے پرنسپل ایڈوائزر فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ نواز شریف نفسیاتی مریض بن گئے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ الزام لگانے کی بجائے اپنے گریبان میں جھانکیں۔

○ مرتضیٰ بھٹو کیس میں خصوصی عدالت میں نصرت بھٹو اور عبدالحفیظ پیرزادہ برہم ہو گئے انہوں نے جج پر صحیح سماعت نہ کرنے کا الزام لگایا۔ اس پر فاضل جج نے کہا کہ آپ عدالت کو دھمکی دے رہے ہیں۔ میں پارلیمنٹ کو جواب دہ نہیں ہوں۔ میرا تقرر آئین کے مطابق ہوا ہے میں اس کا محافظ ہوں۔ نصرت بھٹو نے کہا کہ جس انداز میں سماعت ہو رہی ہے اس سے میں تھک گئی ہوں معاملہ پارلیمنٹ میں لے جاؤں گی۔

○ امیر جماعت اسلامی کے انتخاب کے معاملے پر بعض امیدواروں نے کھلم کھلا کنویسنگ شروع کر دی ہے۔

دِل کی امراض

دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ

HEART CURATIVE SMELL

سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمپل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے

ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

آر ایم پی - ایم اے - ایل ایل بی - فاضل عربی -

مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ

بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ - پاکستان

فون سیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

بقیہ صفحہ ۱

مطالب، جنت جہنم کے عقیدے سب کو بگاڑ لیا ہے۔ ہمارا دین یہ نہیں ہے ہمارا دین حقیقی بنیادوں پر استوار ہے وہ جو اصل شکل میں نازل ہوا تھا ہمارا وہی دین ہے۔

حضور نے مختلف حوالوں سے بیان فرمایا کہ اہل اسلام کو خود اس بات کا اعتراف ہے کہ جو اسلام محمد مصطفیٰ ﷺ لائے تھے اس کو آج کے مسلمان چھوڑ بیٹھے ہیں۔ علامہ اقبال نے اپنے ایک شعر میں یہی بات کہی ہے کہ

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملّا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور

حضور نے مختلف فرقوں کے عقائد ان کی اپنی کتابوں کے حوالے سے بیان فرمائے جنہوں نے اصل دین کو بگاڑ دیا ہے۔ اور فرمایا مہدی کا یہ کام تھا کہ ان کی اصلاح کرے۔ اور یہی کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

خوشخبری

ایک سال پورا ہونے پر اوپننگ ڈے کے دن یعنی یکم فروری کو (صرف ایک دن) تمام ورائٹی پر 5% رعایت۔

ماڈرن شوز سٹور

اقصیٰ روڈ ربوہ

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں یا سوالنامہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب کریں

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون 211434
212434